سجدۂ سہو

مشروعیت، مواقع واسباب

کتاب وسنت کی روشنی میں

تالیف

ڈاکٹر سعید بن علی القحطانی

ترجمہ

ابو صفیہ عبد الوارث بن ضیاء الرحمن الأثري

فاضل کلیۃ الحدیث، جامعہ اسلامیہ، مدینہ نبویہ

مقدمہ

إنّ الحمدَ لله، نحمدهُ، ونستعينهُ، ونستغفرهُ، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا، من يهده اللهُ فلا مُضلَّ لهُ، ومن يُضلل فلا هَادي لهُ، وأشهدُ أن لا الهَ الا الله وحده، لا شريک له، وأشهد أن محمّداً عبده ورسوله ﷺ وعلیٰ أله وأصحابه ومن تبعهم باحسان الیٰ یوم الدین، وسلّم تسلیماً کثیراً، أما بعد:

''سجدۂ سہو'' کے بارے میں یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے جس میں میں نے اختصار کے ساتھ ان جگہوں کو بیان کیا ہے جہاں نبی ﷺ نے سجدۂ سہو کیا ہے اور اس بات کی وضاحت کی ہے کہ سجدۂ سہو کچھ جگہوں پر سلام سے پہلے اور کچھ جگہوں پر سلام کے بعد ہے۔ بعد ازاں میں نے سجدۂ سہو کے اسباب پر روشنی ڈالی ہے اس میں جو صواب ہے وہ بے پناہ احسان کرنے والے اللہ وحدہ کی طرف سے ہے اور جو خطایا کمی ہے وہ میری یا شیطان کی طرف سے ہے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ اس سے بَری ہیں اور میں اللہ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

میں نے اپنے گرامی قدر استاذ امام علامہ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز کے بیانات وتوضیحات سے کافی استفادہ کیا ہے۔ اللہ فردوس بریں میں ان کے درجات بلند فرمائے۔

میں اللہ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس قلیل عمل کو بابرکت بنائے، اسے اپنی ذات کریم کے لئے خالص کرلے۔ اس سے مجھے میری زندگی میں اور موت کے بعد فائدہ پہونچائے اور اسے ہر اس شخص کے لئے نفع بخش بنائے جو اس سے واقف ہو۔ بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات سب سے افضل ہے جس سے سوال کیا جاتا ہے اور سب سے زیادہ کریم ہے جس سے امید کی جاتی ہے۔ وہ ہم کو کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ اللہ رفیع وعظیم کے سوا کسی کے پاس کوئی قدرت وقوت نہیں ہے۔

وصلی االلهعلیٰ نبینا محمّد وعلیٰ أله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان الی یوم الدین۔

بروز: جمعہ، مطابق ۱۸،۸، ۱۴۲۰ھ، بوقت چاشت تحریر کیا گیا۔

مولف

سجدۂ سہو

جس امر کا قصداً انجام دینا صلاۃ کو باطل کر دیتا ہے اس پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ کیوں کہ نبی ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے خواہ وہ امر افعالِ صلاۃ میں سے کسی فعل کی ادائیگی سے عبارت ہو یا کوئی چیز فوت ہو جائے [1]۔

نبی ﷺ کا سہو آپ کی امت پر اللہ کی کمال نعمت میں سے اور اس کے دین کی تکمیل ہے تاکہ سہو کے وقت آپ جس چیز کی تشریع کریں اس میں لوگ آپ کی اقتدا کریں کیوں کہ نبی ﷺ کے سہو ونسیان پر شرعی احکام مرتَّب ہوتے ہیں جو تاقیامت آپ کی امت کے سہو پر جاری وساری رہیں گے [2]۔ چنانچہ نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنی امت کے لئے ''سجدۂ سہو'' کے سلسلہ میں کچھ احکام مشروع کئے ہیں۔ اول نبی ﷺ کے سہو کے متعلق کچھ چیزیں محفوظ کی گئی ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

ا۔ نبی ﷺ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا، پھر باقی صلاۃ مکمل کی، اور سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا: ذوالیدین کے قصہ والی حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے؛ وہ بیان کرتے ہیں۔

''صلّٰی النَّبِیُّ ﷺ اِحدیٰ صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ [3] رَکْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ اِلیٰ خَشْبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَہٗ عَلَيهَا وَفِي الْقَوْمِ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَخَرَجَ سَرعَانُ النَّاسِ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللہِ! أَ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ؟ وَرَجُلٌ يَدْعُوْهُ النَّبِیُّ ﷺ ذَالْيَدَيْنِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللہِ! أَ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ أَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ: '' لَمْ أَنْسَ وَ لَمْ تُقْصَرْ''، قَالَ: بَلیٰ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ سَلَّمَ'' [4].

''نبی ﷺ نے زوال کے بعد کی دونوں صلاۃ میں سے کوئی صلاۃ دو رکعت پڑھی پھر سلام پھیرا، پھر مسجد کے اگلے حصہ میں (موجود) لکڑی کی طرف اٹھے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا، حاضرین میں ابو بکر وعمر بھی تھے، دونوں آپ سے

---

(1) ملاحظہ ہو: المغني لابن قدامہ (۲/۴۳۳)، فتاویٰ ابن تیمیہ (۲۳/۲۶-۳۵) والشرح المقنع (۳/۵۳۱)۔

(2) دیکھئے: زاد المعاد لابن القیم (۱/۱۸۶)۔

(3) ظہر اور عصر، صحیح بخاری میں بعض راویوں نے کہا ہے: ''وأكثر ظني أنها العصر'' (میرا غالب گمان ہے کہ یہ عصر ہے) حدیث نمبر (۱۲۲۹)، مسلم کی ایک روایت میں ''صلاة العصر'' ہے۔ حدیث (۵۷۳). دونوں کو تعدد قصص پر محمول کر کے ان کے مابین تطبیق دی گئی ہے۔ سبل السلام للصنعانی (۲/۳۵۹)۔

(4) متفق علیہ: بخاری: کتاب السھو؛ باب یکبر فی سجدتي السھو حدیث نمبر (۱۲۲۹)، ومسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب السھو في الصلاۃ حدیث نمبر (۵۷۳)۔

ہمکلامی سے خائف تھے اور جلد باز لوگ چلے گئے۔ صحابہ نے عرض کیا: کیا صلاۃ کم کر دی گئی ہے؟ اور ایک شخص جسے نبی ﷺ "ذوالیدین" کہا کرتے تھے اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا صلاۃ کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "میں نہ بھولا ہوں اور نہ صلاۃ کم کی گئی ہے" اس شخص نے کہا: کیوں نہیں؟ چنانچہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں کے مثل یا ان سے طویل سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی، پھر اپنے سر کو رکھا اور تکبیر کہکر اپنے سجدوں جیسا یا ان سے طویل سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا، پھر سلام پھیرا"۔

۲۔ نبی ﷺ نے تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا پھر باقی رکعت پڑھی پھر سلام کے بعد "سجدۂ سہو" کیا۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

''اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلّٰى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ اِلَيهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: ''الخِرْبَاق'' وَكَانَ فِيْ يَدَيهِ طُوْلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ الله فَذَكَرَ لَهُ صَنِيْعَهُ وَخَرَجَ غَضبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلىٰ النَّاسِ فَقَالَ: أَصَدَقَ هَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ فَصَلّٰى الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ''.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ''فَصَلّٰى الرَّكْعَةَ الَّتِيْ كَانَ تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ'' [(5)]۔

"رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ عصر پڑھی اور تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا، پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے، ایک صحابی جنہیں "الخرباق" کہا جاتا تھا اور ان کے ہاتھ کچھ لمبے تھے آپ کے پاس گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اور آپ سے آپ کے عمل کا ذکر کیا، آپ غصہ کی حالت میں اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر آئے یہاں تک کہ لوگوں کے پاس پہونچ کر فرمایا: "کیا اس نے سچ کہا ہے؟" لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ نے ایک رکعت صلاۃ پڑھی پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا".

ایک روایت میں ہے:

"تو آپ نے وہ رکعت جسے چھوڑ دیا تھا پڑھی پھر سلام پھیرا پھر سجدۂ سہو کیا پھر سلام پھیرا".

۳۔ نبی ﷺ صلاۃ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور تشہد کے لئے نہیں بیٹھے یہاں تک کہ اپنی صلاۃ پوری کی پھر سلام سے قبل سجدۂ سہو کیا۔

عبد اللہ بن بُحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

---

(5) مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب السھو فی الصلاۃ نمبر (۵۷۴)۔

''اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰی اِذَا قَضیٰ صَلَاتَهُ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ'' (6)۔

''نبی ﷺ نے لوگوں کو صلاۃ ظہر پڑھائی اور اگلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے چنانچہ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جب آپ نے اپنی صلاۃ پوری کر لی اور لوگوں نے آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کیا تو آپ نے بیٹھے بیٹھے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا''۔

۴۔ صلاۃ ظہر پانچ رکعت پڑھی: چنانچہ آپ کو تنبیہ کی گئی تو آپ نے اپنے دونوں پاؤں موڑے، قبلہ رخ ہوئے اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

''اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلّٰی الظُّهْرَ خَمْساً فَقِيْلَ لَهُ'' :أَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ؟''فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْساً فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ'' (7)۔

رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ ظہر پانچ رکعت پڑھی، آپ سے عرض کیا گیا: کیا صلاۃ میں اضافہ ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: آپ نے پانچ رکعت پڑھی ہے، چنانچہ آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے۔

۵۔ نبی ﷺ کو صلاۃ میں شک نہیں ہوا لیکن آپ نے اس بارے میں شک کی دونوں قسموں کے مطابق دو حکم دیئے ہیں:

(أ) نبی کریم ﷺ نے ''تحرّی'' یعنی اکثر وہم یا قوی و غالب گمان کا قصد کرنے والے کو حکم دیا ہے کہ وہ ظن غالب پر بنا کرے پھر سلام کے بعد سجدۂ سہو کرے۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

---

(6) متفق علیہ :بخاری : کتاب الاذان، باب من لم یر التشھد الاول واجبا نمبر (۸۲۹) ، وکتاب السھو، باب ماجاء فی السھو اذا قام من رکعتي الفریضۃ۔ نمبر (۱۲۲۴) ، ومسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب السھو في الصلاۃ والسجود لہٗ نمبر (۵۷۰)۔

(7) متفق علیہ: اس حدیث کی اصل صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان، نمبر (۴۰۱) میں ہے، اور لفظ مذکور: کتاب السھو، باب اذا صلی خمسا نمبر (۱۲۲۶و۷۲۴۹) کا ہے۔ اور مسلم :کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب السھو فی الصلاۃ والسجود لہٗ نمبر (۵۷۲)۔

''صَلّٰی النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ له : يَا رَسُوْلَ اللهِ ! أَحَدَثَ فِيْ الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: ''وَمَا ذَاکَ؟''
قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، فَثَنّٰى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَلَمّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ: ''اِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ، وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَنْسىٰ كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِي، وَاِذَا شَکَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ''۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ''فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذٰلِکَ اِلىٰ الصَّوَابِ'' [8]۔

''نبی ﷺ نے صلاۃ پڑھائی، جب سلام پھیرا تو آپ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا صلاۃ میں کوئی تغیر ہوا ہے؟ آپ نے پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: آپ نے ایسے ایسے صلاۃ پڑھی ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کئے، پھر سلام پھیرا۔ بعد ازاں جب اپنے رخ کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: ''اگر صلاۃ میں تغیر واقع ہوتا تو میں تمہیں اس کی خبر دیتا لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں۔ لہذا جب مجھے نسیان لاحق ہو تو یاددہانی کراؤ اور جب تم میں سے کسی کو اپنی صلاۃ میں شک ہو تو وہ صواب کو تلاش کرے اور اس پر (صلاۃ) مکمل کرے پھر سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے''۔

مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے:

''تو وہ صواب سے قریب ترین کو تلاش کرے''۔

(ب) جسے (صلاۃ میں) شک ہو اور وہ یقین۔ اقلّ۔ کو اختیار کرے اسے نبی ﷺ نے حکم دیا ہے کہ وہ شک کو ترک کر دے اور یقین پر بنا کرے پھر سلام سے قبل سجدۂ سہو کرے [9]، جیسا کہ حدیث ابی سعید رضی اللہ عنہ میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

"اِذَا شَکَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثاً أَمْ أَرْبَعاً؟ فَلْيَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْيَبْنِ عَلىٰ مَااسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْساً شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَاماً لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْماً لِلّشَّيْطَانِ" [10]۔

''جب تم میں سے کوئی اپنی صلاۃ میں شک کرے اور اسے علم نہ ہو کہ اس نے کتنی صلاۃ پڑھی ہے تین یا چار رکعت؟ تو

(8) متفق علیہ: بخاری نمبر (۴۰۱) ومسلم نمبر (۵۷۲) اس کی تخریج اس سے قبل حاشیہ میں گزر چکی ہے۔

(9) ملاحظہ ہو: زاد المعاد لابن القیم (۱/۲۹۱۔۲۹۲)۔

(10) مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب السھو في الصلاۃ والسجود لہ، نمبر (۵۷۱)۔

وہ شک کو ترک کر کے یقین پر بنا کرے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے، اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ (دونوں سجدے) اس کی صلاۃ کو جفت بنادیں گے اور اگر اس نے چار کی تکمیل کے لئے پڑھی ہے تو یہ دونوں شیطان کی تذلیل کا باعث ہوں گے"۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"نبی ﷺ سے پانچ چیزیں محفوظ ہیں: دو پر سلام پھیر دیا اور سجدہ کیا، اور تین پر سلام پھیر دیا اور سجدہ کیا، اور زیادتی اور کمی میں اور (جب) دو پر تشہد کے بغیر کھڑے ہوئے" [11]۔

امام خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"علماء کے یہاں یہی پانچوں حدیثیں معتمد ہیں" [12]۔

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یعنی ابن مسعود کی دونوں حدیثیں اور ابو سعید، ابو ہریرہ اور ابن بحینہ کی احادیث" [13]۔

---

(11) المغنی لابن قدامہ (۲/ ۴۰۳)۔

(12) معالم السنن للخطابي (۱/ ۲۶۹)۔

(13) المغني لابن قدامہ (۲/ ۴۰۳)، والشرح الکبیر (۴/ ۵)۔

دوم

''سجدۂ سہو'' کچھ جگہوں پر سلام سے قبل ہے اور کچھ جگہوں پر سلام کے بعد

یہ ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے کچھ جگہوں پر سلام سے قبل ''سجدۂ سہو'' کیا ہے اور کچھ جگہوں پر سلام کے بعد [14]۔ لہذا جہاں آپ نے سلام سے پہلے سجدہ کیا ہے یا اس کا حکم دیا ہے وہاں پہلے سجدہ کیا جائے گا جیسے تشہد اول کے ترک پر ''سجدۂ سہو'' اور ایسے ہی (صلاۃ میں) شک پیدا ہونے پر یقین پر بنا کرنے صورت میں ''سجدۂ سہو'' اور جہاں آپ ﷺ سلام کے بعد سجدے کئے ہیں یا اس کا حکم دیا ہے وہاں بعد میں سجدہ کیا جائے گا۔ جیسے اس شخص کے لئے ''سجدۂ سہو'' جو صلاۃ مکمل ہونے سے پہلے سلام پھیر دے یا جیسے سلام کے بعد صلاۃ میں زیادتی کی یاد دہانی کرائی جائے۔ یا شک کرے اور ظن غالب پر بنا کرے جیسا کہ رسالہ کے آغاز میں مذکور احادیث دلالت کرتی ہیں۔ اور اس بارے میں وسعت ہے۔ چنانچہ سلام سے پہلے یا بعد سجدہ کرنا، دونوں صورتیں جائز ہیں [15]۔

لیکن افضل یہ ہے کہ سوائے دو حالتوں کے سلام سے پہلے سجدہ کیا جائے:

پہلی حالت: جب صلاۃ مکمل کئے بغیر سلام پھیر دے یا سلام کے بعد زیادتی پر تنبیہ کی جائے، اس بارے میں نبی ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے احادیث ابی ہریرہ وعمران بن حصین وعبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی وجہ سے۔

---

(14) زاد المعاد لابن القیم (۱ / ۲۸۹)۔

(15) زاد المعاد لابن القیم (۱/ ۲۹۰)۔ سبل السلام للصنعانی (۲ / ۳۶۹۔۳۷۱)۔

دوسری حالت: جب مصلی کو شک ہو لیکن وہ اپنے غالب گمان پر بنا کرے حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وجہ سے [16]۔ امام ابن باز رحمہ اللہ نے اسی کو اختیار کیا ہے [17]۔ اور مسئلہ اہل علم کے یہاں اختلافی ہے لیکن یہی افضل ہے [18]۔

---

(16) متفق علیہ: اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

(17) ملاحظہ ہو: فتاویٰ ومقالات متنوعہ للامام ابن باز (۱۱؍۲۶۷)۔

(18) علماء رحمہم اللہ نے "سجدۂ سہو" کی جگہ کے بارے میں چند اقوال پر اختلاف کیا ہے:

(۱) امام شافعی کا مذہب: تمام سجدے سلام سے پہلے ہیں۔

(۲) امام ابو حنیفہ کا مذہب: سارے سجدے سلام کے بعد ہیں۔

(۳) امام مالک کا مذہب: زیادتی پر سلام کے بعد سجدے ہیں اور کمی پر پہلے۔

(۴) امام احمد کا مذہب: سارے سجود سلام سے پہلے ہیں البتہ دو جگہوں پر سلام کے بعد ہیں:

(۱) جب کمی پر سلام پھیرے (۲) جب اپنے غالب گمان پر بنا کرے۔

اس میں ہر حدیث کا استعمال ہے جیسا کہ وارد ہوئی ہے اور جس کے بارے میں کچھ وارد نہیں ہے اس میں سلام سے پہلے ہے۔

ملاحظہ ہو: المغني لابن قدامہ (۲؍۴۱۵)، وفتاویٰ ابن تیمیہ (۲۳؍۱۷۔۲۶)، وزاد المعاد لابن القیم (۱؍۲۸۹)، وسبل السلام للصنعاني (۲؍۳۶۹۔۳۷۱)، ونیل الاوطار للشوکاني۔ انہوں نے نو اقوال ذکر کئے ہیں۔ (۲؍۳۲۱۔۳۲۴)، اور ابن تیمیہ کے نزدیک مختار یہ ہے کہ ظاہر ترین کمی وبیشی کے درمیان اور شک مع التحري اور شک مع البناء علی الیقین کے درمیان تفریق کی جائے گی، اور انہوں نے کہا ہے: یہ (بھی) امام احمد سے ایک روایت ہے اور امام مالک کا قول اس کے قریب ہے چنانچہ جب سجدہ کمی کی بنا پر ہو یا آدمی شک کی صورت میں یقین پر بنا کرے تو وہ سلام سے پہلے سجدہ کرے گا، اور جب سجدہ زیادتی کی وجہ سے ہو یا غالب گمان پر تو سلام کے بعد سجدہ کرے گا۔ دیکھئے: فتاویٰ ابن تیمیہ (۲۳؍۲۴)، والاختیارات الفقھیہ لابن تیمیہ (ص ۹۳)، والشرح الممتع لابن عثیمین (۳؍۴۶۶)۔

سوم

سجدۂ سہو کے اسباب اور ان کے احکام کی تفصیل

''سجدۂ سہو'' کے بارے میں وارد احادیث سے معلوم ہوا کہ ''سجدۂ سہو'' کے اسباب تین ہیں:
کمی وزیادتی اور شک اپنی دونوں انواع کے ساتھ [19]۔
ان اسباب کے احکام درج ذیل ہیں۔

پہلا سبب: زیادتی

اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: زیادتیٔ افعال واقوال:

١. زیادتیٔ افعال: اس کی تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت: ایسی زیادتی جو صلاۃ کی جنس سے ہے جیسے: قیام یا قعود یا رکوع یا رکعت کی زیادتی، یہ فعلی زیادتی ہے۔ اگر مصلی بالقصد اسے کرے تو اس کی صلاۃ باطل ہو جائے گی۔ اور اگر اس سے سہواً ہو تو وہ اس پر سجدہ کرے گا اور اس کی صلاۃ درست ہو جائے گی اور اگر اس سے سہوا کسی رکعت کا اضافہ ہو گیا اور اسے علم نہیں ہوا یہاں تک کہ وہ

---

(19) ملاحظہ ہو: المقنع مع الشرح الکبیر والانصاف (٤/٦)، والکافی (١/٣٦٥)، والروض المربع (٢/١٣٧)، وارشاد اولی البصائر والألباب لنیل الفقہ بأقرب الطرق وأیسر الأسباب للسعدی (ص ٤٧)۔

صلاۃ سے فارغ ہو گیا تو ''سجدۂ سہو'' کرے گا۔ لیکن اگر اسے زائد رکعت کے درمیان علم ہو گیا تو وہ تکبیر کہے بغیر فوراً بیٹھ جائے گا پھر تشھد کرے گا جبکہ تشھد نہ کیا ہو پھر ''سجدۂ سہو'' کرکے سلام پھیر دے گا اور جسے امام کی زیادتی یا کمی کا علم ہو اس پر واجب ہے کہ وہ اسے تنبیہ کرے کیونکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے'' :اِنَّمَاأَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَنسىٰ كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِي'' [20]۔

''بلاشبہ میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں، لہذا جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلادو''۔

اور سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

''اِذَا نَابَكُمْ أَمْرٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلِيُصَفِّقِ النِّسَاءُ''۔

''جب تمہیں کوئی امر پیش آجائے تو مرد ''سبحان اللہ'' کہیں اور خواتین تالی بجائیں''۔

اور ایک لفظ میں ہے:

''مَنْ نَابَهُ شَيءٌ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ اِذَا سَبَّحَ أُلْتُفِتَ اِلَيْهِ وَ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ'' [21]۔

''جسے اس کی صلاۃ میں کوئی چیز لاحق ہو جائے تو وہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جب وہ تسبیح کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی اور تالی بجانا خواتین کے لئے ہے''۔

امام پر لازم ہے کہ وہ ان کی تنبیہ کی طرف رجوع کرے جبکہ اسے اپنے صواب پر یقین نہ ہو کیونکہ یہ صواب کی طرف رجوع کرنا ہے۔

دوسری حالت: ایسی زیادتی جو جنس صلاۃ سے نہ ہو جیسے چلنا، کھجلانا، آرام کرنا اور حرکت کرنا. ان حرکتوں پر کوئی سجدہ نہیں ہے، اور ان کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: صلاۃ کو باطل کر دینے والی حرکت: یہ وہ حرکت ہے جو عرف میں زیادہ ہو اور بلاضرورت پے درپے کی جائے۔

دوسری قسم: مکروہ حرکت: یہ وہ معمولی حرکت ہے جو بلاحاجت کی جائے۔

تیسری قسم: جائز حرکت: یہ قلیل حرکت ہے جو کسی حاجت کے پیش نظر کی جائے کیونکہ حدیث ابی قتادہ رضی اللہ عنہ میں ہے:

---

(20) متفق علیہ : اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

(21) متفق علیہ : بخاری :کتاب الأذان، باب من دخل لیؤم الناس فجاء الامام الأول فتأخر نمبر (۶۸۴و۷۱۹) ومسلم: کتاب الصلاۃ، باب تقدیم الجماعۃ من یصلي بھم اذا تأخر الامام نمبر (۴۲۱)۔

''أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِأَبِي الْعَاصِ اِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا'' (22)۔

''کہ نبی ﷺ نے صلاۃ پڑھی بحالیکہ آپ اپنی (نواسی) یعنی زینب کی لڑکی امامہ بنت ابی العاص کو اٹھائے ہوئے تھے جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھالیتے اور جب سجدہ کرتے تو رکھ دیتے''۔

اسی طرح نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے اثنائے صلاۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے دروازہ کھولا (23)۔

ان حرکات میں عمد و سہو کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ یہ جنس صلاۃ سے نہیں ہیں اور ان پر ''سجدۂ سہو'' مشروع نہیں ہے۔

تیسری حالت: کھانا پینا: اگر یہ قصداً ہو تو صلاۃ باطل کر دیتا ہے اور اگر سہواً ہو تو اسے باطل نہیں کرتا۔ حدیث نبوی ''عُفِيَ لِأُمَّتِي عَنِ الْخَطَاِ وَالنِّسْيَانِ'' (24)۔(میری امت کی خطا اور بھول معاف ہے) کے عموم کی وجہ سے۔

۲. زیادتیٔ اقوال: اس کی تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت: ایسی زیادتی جو صلاۃ کی جنس سے ہو:

جیسے صلاۃ میں مشروع کسی دعا کی بے محل ادائیگی۔ مثلاً رکوع، سجود اور قعدہ میں قراءت کرنا یا قیام میں تشہد (التحیات) پڑھنا: اگر یہ قصداً ہو تو مکروہ ہے اور اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا اور اگر سہواً ہو تو اس کے لئے سجدہ مستحب ہے۔ حدیث نبوی کے عموم کی وجہ سے کیونکہ اس میں ہے: '' اِذَا زَادَالرَّجُلُ أَوْنَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ'' (25)۔

---

(22) متفق علیہ: بخاری: کتاب الصلاۃ، باب اذا حمل جاریۃ صغیرۃ علیٰ عنقہ فی الصلاۃ نمبر (۵۱۶) و نمبر (۵۹۹۶) ۔ و مسلم: کتاب المساجد، باب جواز حمل الصبیان فی الصلاۃ وأن ثیابھم محمولۃ علیٰ الطھارۃ حتیٰ یتحقق نجاستھا وأن الفعل القلیل لا یبطل الصلاۃ۔ نمبر (۵۴۳)۔

(23) ابوداود: کتاب الصلاۃ، باب العمل فی الصلاۃ نمبر (۹۲۲) و ترمذی: کتاب الصلاۃ، باب مایجوز من المشي والعمل فی صلاۃ التطوع نمبر (۶۰۱) ، نسائی: کتاب السھو، باب المشي أمام القبلۃ خطیً یسیرۃ نمبر (۱۲۰۶)، وأحمد (۶؍۱۸۳ و ۲۳۴) ۔ اسے البانی نے ''صحیح ابی داود'' (۱؍۱۷۳) میں ''حسن'' کہا ہے۔

(24) ابن ماجہ: کتاب الطلاق، باب الطلاق المکرہ والناسي۔ نمبر (۲۰۴۵). وابن حبان (۹؍۱۷۴) والطبرانی فی الکبیر (۱۱؍۱۳۴) نمبر (۱۷۴) والحاکم (۲؍۱۹۸) ۔ نووی نے ''الأربعین'' میں اس حدیث کی تحسین کی ہے۔

(25) مسلم: کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب السھو في الصلاۃ والسجود لہ نمبر (۹۶۔ ۵۷۲)۔

”جب آدمی سے (صلاۃ میں) کمی یا زیادتی ہو جائے تو وہ دو سجدے کرلے“۔

مگر جب واجب ذکر کی بجائے یہ ذکر کرے اور واجب ترک کر دے جیسے رکوع و سجود میں تسبیح تو اس پر واجب ہے کہ وہ واجب کے ترک پر سجدہ کرے، ہاں! جب وہ دونوں ذکر کرے تو واجب نہیں ہوتا[26] بلکہ عموم ادلہ کے باعث صرف مستحب رہ جاتا ہے۔

دوسری حالت: صلاۃ کی تکمیل سے پہلے سلام پھیر دے:

اگر عمداً ایسا کرے تو اس کی صلاۃ باطل ہو جائیگی کیونکہ اس نے صلاۃ میں کلام کیا اور اگر سہواً ہو اور فصل طویل ہو یا وضو توڑ دے تو اس کی صلاۃ باطل ہو جائے گی اور وہ اس کا اعادہ کرے گا لیکن اگر فصل طویل ہونے سے قبل اسے یاد آیا تو حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ[27] کی رو سے اپنی صلاۃ کو مکمل کرے گا پھر ”سجدۂ سہو“ کرے گا۔

تیسری حالت: ایسا کلام جو جنس صلاۃ سے نہ ہو:

اگر کوئی شخص علم کے باوجود قصداً ایسا کرے تو اس بات پر اجماع ہے کہ اس کی صلاۃ باطل ہو جاتی ہے اس کی دلیل حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہے[28]. اور اگر بھول کر یا لاعلمی کی بنا پر ایسا کرے تو اس کی صلاۃ باطل نہیں ہوتی اور اس پر کوئی سجدہ نہیں ہے کیونکہ یہ جنس صلاۃ سے نہیں ہے۔

دوسرا سبب: کمی

اس کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: کسی رکن کا ترک کر دینا جیسے رکوع یا سجدہ:

اگر یہ عمداً ہو تو صلاۃ باطل ہو جاتی ہے اور اگر سہواً ہو تو اگر یہ (متروک رکن) تکبیر تحریمہ ہو تو صلاۃ منعقد نہیں ہوتی اور نہ ہی سجدۂ سہو اس کے بارے میں کچھ سود مند ہوتا ہے، لیکن اگر یہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ کوئی دوسرا رکن ہو تو اس کی تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت: اگر وہ یہ رکن دوسری رکعت کی قراءت شروع ہونے سے قبل یاد کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ لوٹے

---

(26) مجموع فتاویٰ و مقالات متنوعہ للامام ابن باز (۱۱/ ۲۷۲)۔

(27) متفق علیہ: اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

(28) مسلم: نمبر (۵۳۹) اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

اور فوت شدہ رکن اور جو اس کے بعد ہے اسے ادا کرے[29]۔

اور کہا گیا ہے کہ اگر اسے اس کے محل تک پہونچنے سے پہلے یاد آجائے تو اس پر لوٹنا لازم ہے اور وہ متروک رکن اور اس کے بعد جو ہے اسے ادا کرے گا[30]۔

دوسری حالت : اگر اسے دوسری رکعت کی قراءت شروع ہونے کے بعد یاد کرے تو وہ رکعت جس میں رکن فوت ہوا ہے، لغو ہو جائے گی اور اس کے بعد والی رکعت اس کے قائم مقام ہو جائے گی[31]۔

اور کہا گیا ہے کہ اگر اگلی رکعت میں اس کے محل تک پہونچنے کے بعد یاد کرے تو وہ نہیں لوٹے گا اور یہ رکعت اس رکعت کے قائم مقام ہو جائے گی جس میں اس نے رکن کو ترک کیا ہے[32]۔

تیسری حالت : اگر اسے سلام کے بعد یاد کرے تو گویا اس نے پوری ایک رکعت ترک کی ہے لہذا وہ ایک رکعت پڑھے گا اور ''سجدۂ سہو'' کرے گا البتہ اگر متروک آخری تشہد یا اس کا قعدہ ہو یا سلام ہو تو اسے ادا کرے گا اور ان جملہ صورتوں میں اس پر ''سجدۂ سہو'' ہے۔ لیکن اگر فصل طویل ہو گیا یا اس نے وضو توڑ دیا تو وہ پوری صلاۃ دہرائے گا[33]۔

---

(29) میں نے بتاریخ ۱۰/۷/ ۱۴۱۹ھ امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کو۔ ''الروض المربع'' (۲/ ۱۶۲) کی تدریس کے دوران یہ قول ثابت کرتے ہوئے سنا۔

(30) اس دوسرے قول کو علامہ عبدالرحمن بن ناصر السعدی نے اپنی ہر دو کتابوں ''المختارات الجلیة من المسائل الفقھیة'' (ص:۴۷۔۴۸)۔ اور'' ارشاد أولی البصائر والألباب لنیل الفقہ بأقرب الطرق وأیسر الأسباب'' (ص:۴۹) میں اختیار کیا ہے اور کہا ہے'' : یہ قول شرعی اصول و قواعد سے قریب ترین ہے'' اور ان کے تلمیذ علامہ ابن عثیمین نے ''الشرح الممتع'' (۳/ ۴۵۹۔۵۲۳) میں ان کی اتباع کی ہے۔

(31) میں نے امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کو بتاریخ ۱۰/۱۸/ ۱۴۱۹ھ۔ بروز یکشنبہ ''الروض المربع ''(۲/ ۱۶۹) کی شرح کے دوران فرماتے ہوئے سنا: اگر اس کے بعد والے کی قراءت شروع کر دی تو وہ (رکعت) باطل ہو گئی اور جس (رکعت) کی قراءت کی ابتدا کی ہے وہ اس کے قائم مقام ہو گئی۔

(32) اسے علامہ سعدی نے ''المختارات الجلیة من المسائل الفقھیة'' (ص ۴۷) اور ''ارشاد أولی البصائر والألباب لنیل الفقہ بأقرب الطرق وأیسر الأسباب '' (ص:۴۹) میں اختیار کیا ہے۔

(33) میں نے اپنے استاذ امام عبدالعزیز بن باز کو اس قول کی تثبیت کرتے ہوئے سنا کہ جو سلام کے بعد متروک رکن کو یاد کرے وہ کامل ایک رکعت کا اعادہ کرے گا۔ (میں نے ان سے یہ بات) الروض المربع (۲/ ۱۶۳) کی شرح کے وقت ۱۰/۷/ ۱۴۱۹ھ۔ بروز یکشنبہ سنی۔

دوسری قسم: واجبات صلاۃ میں سے کسی واجب کا ترک کرنا جیسے تکبیر تحریمہ کے علاوہ کوئی تکبیر یا رکوع وسجود کی تسبیح اور دیگر واجبات:

اگر کوئی اسے بالقصد کرے تو اس کی صلاۃ باطل ہے اور اگر اسے بھول کر چھوڑے تو اس کی چند حالتیں ہیں:

پہلی حالت: اگر سے اگلے رکن تک پہونچنے سے پہلے یاد کرے تو اس پر لوٹنا اور اس کا ادا کرنا واجب ہے۔

دوسری حالت: اگر اسے اگلے رکن کی طرف منتقل ہونے کے بعد یاد کرے تو وہ نہیں لوٹے گا اور اس پر سجدۂ سہو" ہے۔ جیسے تشہد اول۔ کیونکہ جب وہ اسے ترک کردے گا تو وہ چار امور سے خالی نہیں ہوگا:

پہلا امر: اگر اس کو یاد کرے قبل اس کے کہ اس کی رانیں اس کی پنڈلیوں سے جدا ہوں۔

اور بعض نے کہا ہے: قبل اس کے کہ اس کے دونوں گھٹنے زمین کو چھوڑیں۔

دونوں کا مطلب قریب قریب ہے۔ تو اس حال میں وہ (اپنی جگہ) ثابت رہے گا اور اس پر سجدہ نہیں ہے کیونکہ اس نے اپنی صلاۃ میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا ہے۔

دوسرا امر: جب وہ کھڑا ہو لیکن کھڑے ہونے کے درمیان مکمل کھڑے ہونے سے پہلے یاد کرے تو وہ لوٹے گا اور تشہد کرے گا اور اس پر "سجدۂ سہو" ہے۔

تیسرا امر: جب وہ کھڑا ہو اور پورا کھڑا ہو جائے تو وہ اگلے رکن کی طرف منتقل ہو گیا لہذا اس کا لوٹنا مکروہ ہے اور اگر لوٹ جائے تو اس کی صلاۃ باطل نہ ہوگی اور اس پر "سجدۂ سہو" ہے۔

چوتھا امر: جب قراءت شروع کرنے کے بعد یاد کرے تو وہ نہیں لوٹے گا اور اگر جانتے ہوئے قصداً لوٹے تو ایسا کرنا اس پر حرام ہے اور اس کی صلاۃ باطل ہو جائے گی۔ کیونکہ اس نے صلاۃ کو فاسد کرنے والی چیز۔ اور وہ اس کا جنس صلاۃ سے ایک فعل کا اضافہ ہے۔ کو قصداً انجام دیا ہے۔

تیسری قسم: کسی مسنون کا ترک کرنا: جب کسی مسنون کو ترک کردے تو اس کے ترک سے صلاۃ باطل نہ ہوگی خواہ اسے عمداً ترک کیا ہو یا سہواً اور اس پر کوئی سجدہ نہیں ہے۔

تیسرا سبب: شک

اگر یہ سلام کے بعد پیدا ہو تو اس پر کوئی توجہ نہیں دی جائے گی مگر یہ کہ اس کو کمی یا زیادتی کا یقین ہو۔ اور جب شک ووہم اس طور پر ہو کہ وہ ذہن پر طاری ہو اور ثابت نہ رہے تو اس پر بھی کوئی توجہ نہیں دی جائیگی۔ اسی طرح جب شکوک زیادہ ہوں تو ان پر بھی کوئی توجہ نہ دی جائے گی اور اگر شک ایسا نہ ہو تو شک یا تو کسی رکن یا واجب کی زیادتی

میں ہو گا جبکہ وہ دوسرے رکن یا واجب کی طرف منتقل ہو چکا ہو تو اس کی طرف کوئی التفات نہیں کیا جائے گا اور اگر زیادتی کے بارے میں شک اس کے کرنے کے وقت پیدا ہو تو اس پر سجدہ کیا جائے گا۔ رہا ارکان کی کمی کے متعلق شک تو وہ ان کے ترک کی طرح ہے۔ لہٰذا وہ تکمیل ارکان کے سلسلہ میں سابقہ تفصیل کے مطابق رکن کی ادائیگی کرے گا، مگر جب اسے غالب گمان یہ ہو کہ اس نے اسے ادا کیا ہے تو وہ نہیں لوٹے گا لیکن اس پر ''سجدۂ سہو'' ہے۔
اور واجب کے ترک میں شک اس کے محل کی مفارقت کے بعد ''سجدۂ سہو'' کو واجب نہیں کرتا[34].

اور جب اسے شک ہو تو وہ یقین۔ یعنی اقل۔ پر بنا کرے گا۔ مگر جب اسے ظن غالب ہو تو وہ تحری (صواب کا قصد) کرے گا اور اپنے غالب گمان پر بنا کرتے ہوئے اسے اختیار کرے گا[35]۔

اور جو مقتدی ابتدائے صلاۃ سے امام کے ساتھ رہا اس پر امام کی پیروی کرنے کی حالت کے علاوہ کوئی سجدہ نہیں ہے۔
اگر مسبوق مقتدی اپنے امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ رکعت کی قضا کے لئے کھڑا ہو گیا اور اس کے امام نے سلام پھیرنے کے بعد ''سجدۂ سہو'' کیا تو اس کا حکم پہلے تشہد سے کھڑے ہونے والے کا حکم ہے۔ اگر اس کا امام اس کے پورے طور پر کھڑے ہونے سے پہلے سجدہ میں چلا جائے تو اس پر رجوع لازم ہے اور اگر مکمل کھڑا ہو گیا اور قراءت شروع نہیں کی تو نہیں لوٹے گا اور اگر لوٹ گیا تو جائز ہے اور اگر قراءت شروع کر دی تو اس کے لئے رجوع نہیں ہے اور وہ سلام کے بعد چھوٹی ہوئی رکعت کی قضا کے بعد[36] ''سجدۂ سہو'' کرے گا[37]۔

وصلی اﷲعلی نبینا مُحَمَّد وعلیٰ آله وصحبه أجمعين.

*****

---

(34) اور کہا گیا ہے: واجب کے ترک میں شک اس کے ترک کی طرح ہے اور اس پر سجدۂ سہو'' ہے مگر جب اس کا ظن غالب یہ ہو کہ اس نے اسے کیا ہے تو اس پر سجدہ نہیں ہے۔ علامہ ابن عثیمین نے ''الشرح الممتع'' (۳؍ ۵۲۱۔ ۵۲۲) میں اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

(35) اسباب سجدۂ سہو اور ان کے احکام کی تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: '' ارشاد أولی البصائر والألباب لنیل الفقه بأقرب الطرق وأیسر الأسباب'' (ص۴۷۔ ۵۴) اس نے اہم معلومات فراہم کی ہیں، الکافی لابن قدامہ (۱؍ ۳۶۵۔ ۳۸۷) والشرح الممتع علیٰ زاد المستقنع لابن عثیمین (۳؍ ۴۵۹۔ ۵۴۰) بالخصوص: (ص۵۰۹، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵و۵۲۳) والمغني لابن قدامہ (۲؍ ۴۰۳۔ ۴۶۴) ومجموع فتاویٰ ومقالات متنوعة لابن باز (۱۱؍ ۲۴۹۔ ۲۸۱)۔

(36) میں نے یہ امام عبد العزیز بن باز سے ان کے الروض المربع (۲؍ ۱۷۱) کی شرح کے دوران ۲۸؍۱۰؍۱۴۱۹ھ۔ کو سنا ہے۔

(37) ملاحظہ ہو: المغنی لابن قدامۃ (۲؍ ۴۴۱) والروض المربع (۲؍ ۱۷۰) والشرح الممتع لابن عثیمین (۳؍ ۵۲۶)۔